بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ربیع الاوّل کا مہینہ اور اس مہینے کی بارھویں تاریخ اپنے دامن میں ایک ایسے واقعے کی یاد لیے آتی ہے جس نے دُنیا کی کایا پلٹ کر رکھدی، تاریخ کے دھارے کا رُخ موڑ دیا، جس نے کائنات کے خاکے میں نیا رنگ بھرا، کارگاہِ ہستی کو نئے معنی عطا کیے اور جس نے زندگی کی قدریں بدل دیں، انسانیّت کے گم کردہ راہ قافلے کو راہ و منزل کا پتا بتایا۔

یہی مہینہ اور یہی تاریخ ہے جس میں ربّ العٰلمین نے رحمۃً لِلعٰلمین کو پیکرِ خاکی بخشا، خاکدانِ عالم کی تیرہ و تار فضا کو منوّر کرنے کے لیے "قمرِ منیر" کو پیدا کیا۔ اس واقعے کو چودہ سو برس گزر گئے لیکن اس کی یاد آج بھی دلوں میں اسی طرح تازہ ہے جیسے یہ ابھی کل کا واقعہ ہو۔ حق یہ ہے کہ نبیِّ رحمۃؐ کی پیدائش ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ڈانڈے ایک طرف اَزَل سے تو دُوسری طرف اَبَد سے ملے ہوئے ہیں اس کا ذکر اس کی پیدائش سے پہلے بھی ہوتا رہا اور اس کی موت کے بعد بھی ہوتا رہا۔ وقت کے ساتھ اس میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہوتا گیا، تاآنکہ آج پُوری دُنیا اُسؐ کے ذکر کے زمزمے سے گونج رہی ہے اور جب تک یہ دُنیا باقی ہے اس کے ذکر کا غلغلہ یوں ہی بلند ہوتا رہے گا، خود ربّ السمٰوٰت والارض نے "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کہہ کر جس کی شان بڑھائی ہو اور "مقامِ محمود" پر فائز کرنے کا مژدہ سُنایا ہو، اس کے ذکر و مدحت میں ایک جہان — نہیں بلکہ دونوں جہان کے لوگ رَطبُ اللسان ہوں تو جائے

تعجب نہیں :

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

مسلمان کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ اس پیغام کے امین ہیں جو نبیِ رحمتؐ لے کر آئے وہ اس پیغام سے کام لے کر عزت و سربلندی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کے آباء و اجداد کو اس لیے ملی تھی کہ انھوں نے اس پیغام سے کام لیا تھا۔

آج مسلمانوں کی کیفیت یہ ہے کہ ان میں سے ایک کثیر تعداد اس پیغام کو پسِ پشت ڈال کر عمل سے بیگانہ ہوگئی ہے حالانکہ نبیِ رحمتؐ کی سیرت انھیں اس بات کا سبق دیتی ہے کہ وہ عمل کو اپنا شعار بنائیں۔ سیرت النبیؐ کے عملی تقاضوں کو مسلمانوں نے جس طرح نظرانداز کر دیا ہے وہ ایک المیے سے کم نہیں، سیرت عمل کے سوا ہے کیا، سیرت النبیؐ کے جلسوں اور جلوسوں کی دلدادہ اس قوم کو اس پہلو پر غور کرنا چاہیے۔

(مدیر)